شاہ ولی اللہ کا فلسفہ

حصہ اوّل

مبادیات اخلاقیات

مصنف ڈاکٹر عبدالواحد ہالی پوتہ

مترجم، سید محمد سعید

(۵)

باب سوم

عمرانی پس منظر

تمہید :-

اخلاقیاتی کردار، طرزِ عمل کی شکل کی نمایندگی کرتا ہے۔ جو کہ ایک شخص کی شخصی اور معاشرتی زندگی، کے نظم و ضبط کے لئے موزوں اور فطری ہے اور اس میں اس کے حقوق و فرائض اور ذمہ داریاں بھی شامل ہوتی ہیں۔ ہر ایک صورت حال میں ایک فرد سے زائد کا وجود ہوتا ہے یا افراد کی اکثریت ایک قسم کے معاشرہ کا وجود ہوتا ہے، اسی سلسلہ میں علم اخلاقیات علم عمرانیات سے تعلق رکھتا ہے۔

شاہ ولی اللہ کا ایک ہم عصر بھی ایسا نہیں جس نے عمرانیات کو اتنے عمدہ طریقہ سے پیش کیا ہو جیسا کہ شاہ صاحب نے پیش کیا ہے، ان کا انداز بیان، ایسا ہی ہے جیسا کہ نفسیات یا اخلاقیات میں ہے۔ مقررہ تصورات میں سے ایک، جو کہ ہمیشہ ان کے ذہن میں ہوتے ہیں، اس حقیقت میں پایا جاتا ہے کہ وہ کسی بھی انسان کی ابتداء کی تلاش نہیں کرتے

البتہ حیوان میں انسان کی ابتدا تلاش کرتے ہیں۔ یہاں بھی حیوانات کا طرز زندگی ابنا الجنس ان کا اولین تصور ہے۔ ہمدردی ضرورت کے وقت جوابی عمل (یہ انسان کے معاملہ میں شاید ذمہ داری یا جوابی عمل کی اہلیت کا نام ہے) اور باہمی دفاع اور تعاون، تقریباً ایثار اور دوسروں کی بہبودی کا جذبہ شاہ ولی اللہ کے نزدیک، حیوانی دنیا میں عام ہیں انسان میں یہ تمام صفات ان دوسری جبلتوں کے ساتھ ہوتی ہیں جو بنیادی مثلث میں پیدائشی طور پر ہوتی ہیں اور اس کے ساتھ عقل و سبب کی صفات کا مخصوص مثلث یعنی رائے کلی، جمالیاتی صفت اور ترقی و کاملیت کی صفت تحریک بھی ہوتی ہے۔ یہی وہ بنیاد ہوتی ہے کہ جس پر ایک انسان، بلاشبہ کسی شے کو محسوس کرنے اور اسے عقلی طور پر جانچنے کی ظاہری قوت و صلاحیت کی معاونت سے، نئی قدروں، نئی شکلوں اور نئے مقصدوں کی تعمیر کرتا ہے۔ اس طرح سے، انسان اپنے آباؤ اجداد کے مقابلہ میں ترقی مزید کرتا رہتا ہے۔ خواہ وہ حیوانات ہوں یا ابتدائی دور کے انسان ہوں۔

عمرانیات میں بھی، ارتقاء اور اضافیت ان کے اصول ہیں۔ معاشرہ ایک عضوی یا نامیاتی فرد کی طرح ترقی پذیر ہوتا ہے۔

شاہ ولی اللہ انسانی معاشرہ کو ان وحدتوں کی کثرت تصور نہیں کرتے جو بعض مصنوعی ذرائع یا معاشرتی روابط سے مجتمع ہوتے ہیں لیکن وہ اسے ایک حقیقی زندہ نظام الاعضاء تصور کرتے ہیں۔ یہ اپنے ارتقاء کے قوانین کی پابندی کرتی ہے تقریباً افراد کے نظام الاعضاء کے متشابہ خطوط پر کام کرتا ہے اور صحت و استحکام، ترقی اور فروغ، کمزوری و رجعت پسندی، بربادی و موت (بحران)، جو ایک فرد کی زندگی میں ہوتے ہیں، اسی طرح معاشرہ کے ارتقاء کے دوران وجود میں آتے ہیں جس طرح کہ ایک فرد، اپنی صلاحیتوں کے مستحکم مرکز کے وصف میں زیادہ منفرد اور منظم طور پر فروغ پاتا ہے۔ اور یہ مرکز صلاحیت اس کے افکار و اعمال کو منظم و مجتمع کرتا ہے۔ اسی طرح، ایک ترقی پذیر معاشرہ فروغ پاتا ہے۔ یہ اپنی حدود کے اعتبار سے پھیلتا ہے اور زیادہ سے زیادہ عضوی و نامیاتی ہو جاتا ہے جو شے ایک فرد کی عادت

ہوتی ہے ایک معاشرہ کا رواج بن جاتی ہے۔ رسم و رواج کے سلسلہ میں ایک ز
معاشرہ کی روایات کو جنم دیتی ہیں۔ جس طرح ایک فرد کی مرضی فروغ پاتی ہے ا
ایک معاشرہ یا برادری کی مرضی بھی فروغ پاتی ہے جتنی معظم طور پر یہ فروغ پاتی
ہی زیادہ وہ اپنی وحدتوں میں امتزاج پیدا کرتی ہے جو اس کے اعضا ہونے پر
کے اعضاء کی طرح ہوتے ہیں۔ یہ بیان نہ صرف، ایک مخصوص انسانی معاشرہ
میں صداقت پر مبنی ہے بلکہ تمام انسانی معاشروں کے معاملہ میں درست ہے۔
ہے کہ شاہ ولی اللہ نے اسے الانسان الکبیر' یا عظیم انسانی جثہ' میں بھی بیان
بے شک شاہ ولی اللہ کے نزدیک انسانیت' ایک عضویاتی فرد کی طرح عمل
جس طرح کہ نفسیاتی پس منظر کے باب میں بعض مسائل کو زیر بحث نہیں
اسی طرح یہاں بھی' ان موضوعات سے ہٹ کر بحث نہیں کی جائے گی جو شا
کے معاشرتی و اخلاقی نظام کو سمجھنے کے لئے ضروری ہیں۔ موزوں اور فطری کم
وہ اپنی اخلاقیات میں پیش کرتے ہیں' مکمل تبصرہ اس وقت تک نہیں کیا جاسکتا
کہ ایک شخص' انسانی فرد کے مزاج کے فروغ کے فطری طریقہ سے بخوبی واقف نہ
کہ وہ گذشتہ ابواب میں بحث کی گئی ہے) بلکہ اسے فروغ معاشرہ کے فطری
کے رواج اور روایات سے واقف ہونا چاہیئے۔ جو کہ عمرانیات کا ایک حصہ ہے

(مسلسل)